یادِ رفتگاں

از مولانا جلال الدین فاضل حقانیہ ۔ مہتمم مدرسہ خضریہ بھیرہ

مولانا مولابخش جھاوریاں

ایک نڈر عالم دین

مولانا کی پیدائش جھاوریاں کے قصبہ میں ایک غریب اور ناخواندہ گھرانے میں ہوئی۔ موصوف جب دس سال کی ر کو پہنچے تو پڑھنے کا شوق ہوا۔ لیکن والدین کی بے توجہی علمی شوق میں رکاوٹ تھی۔ وہ دو سال تک بکریاں چرا کر والدین ا خدمت کرتے رہے۔ ایک مرتبہ اتفاقاً بکریاں چراتے ہوئے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا۔ زخم ایسا بڑھا کہ ہسپتال میں اخل ہونا پڑا۔ علاج کے دوران ہی قرآنی عربی قاعدہ پڑھنا شروع کیا۔ اور پاؤں کے ٹھیک ہونے تک قرآن مجید پڑھ لیا۔

جھاوریاں کے حکیم مولانا لال دین صاحب سے کریما، پندنامہ اور نام حق وغیرہ پڑھی۔ والدین نے مولانا کے اس علمی شوق و دیکھ کر پڑھنے کی اجازت دے دی۔ آپ نے جھاوریوں کے مشہور عالم دین مولانا محمد رفیق صاحب اور ان کے شاگرد ولانا عطا محمد صاحب مرحوم سے شرح جامی تک کتب پڑھیں اور معقولات تک مفید کتب میانوالی کے مشہور استاد مولانا لی اللہ صاحب سے پڑھیں۔ اور موقوف علیہ کٹھیالہ سیداں میں شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود صاحب سے کیا اور ورہ حدیث مولانا سلطان محمود صاحب سے کیا۔ اور دورہ حدیث برصغیر کی مشہور یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں مجاہد ملت حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور دورۂ تفسیر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم سے پڑھا۔ بعد میں راولپنڈی میں ان کے مدرسہ تعلیم القرآن میں چند اسباق پڑھانے اور جواہر القرآن کی ترتیب کا کام کرتے رہے۔

جھاوریاں کے استاد اور خطیب مولانا عطا محمد صاحب جب بیمار ہوئے تو انہوں نے مولانا مولابخش صاحب کو جھاوریاں کے مدرسہ رفیقیہ کے صدر اور جھاوریاں کی مرکزی جامع مسجد کی خطابت کے فرائض سپرد کر دیئے۔ مولانا مرحوم نے اپنی ذمہ داری کو بہ حسن و خوبی ادا کیا۔ مولانا تیس سال مدرسہ رفیقہ کی تدریسی خدمات اور جھاوریاں جامع مسجد کی خطابت کرتے رہے۔

مولانا مرحوم علماء میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے۔ ضلع سرگودھا کے تمام علماء ان کے معترف تھے۔ ان کی جرأت اور بے باکی بھی زبان زد خلائق عام تھی۔ ہر تحریک میں جرأت مندانہ حصہ لیا۔ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں مولانا مرحوم کی قیادت

باقی ص ۹۲ پہ